Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

خطبہ نمبر

۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ ؎

جلد ۴۴/۹ ۔ ۲۹ اخاء ۱۳۳۴ ہش ۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء ۔ نمبر ۲۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح طبیعت دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت کل سے اچھی ہے" ۔۔۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں ؛

اعلان برائے درویشان قادیان

جو درویش قادیان سے چھٹی پر آیا کریں۔ وہ قادیان واپس جانے سے پیشتر حضور سے ملکر اور وہاں کے حالات بتا کر اور پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بعد جایا کریں۔ درویشان قادیان ان امور کو ملحوظ رکھیں ؛ (پرائیویٹ سیکرٹری)

برطانیہ نے نخلستان براہیمی پر جبراً قبضہ کر کے ثالثی کے طریقہ کو پوری طرح ختم کر دیا ہے

ممکن ہے کہ میری حکومت جوابی کارروائی کے طور پر طاقت استعمال کرے۔ قاہرہ میں سعودی عرب کے وزیر خارجہ کا بیان

قاہرہ ۲۸ اکتوبر۔ سعودی عرب کے وزیر اعظم ولی عہد شہزادہ فیصل نے کہا ہے کہ برطانیہ نے نخلستان براہیمی پر جبراً قبضہ کرا کے ثالثی کے طریقے کو پوری طرح ختم کر دیا ہے۔ ان حالات میں ممکن ہے کہ میری حکومت جوابی کارروائی کے طور پر طاقت استعمال کرے۔ کل انہوں نے یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران کہا ہر چند کہ برطانیہ نے اس نخلستان پر جبراً قبضہ کر رکھا ہے۔ پھر بھی سعودی عرب کی حکومت اس قضیہ کو حل کرنے کے لئے مسلسل پر امن طریقوں سے کام لیتی رہی ہے۔ سر دست یہ بتانا مشکل ہے کہ نئے حالات میں میری حکومت اب کیا طریقہ اختیار کریگی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ جوابی کارروائی کے طور پر طاقت استعمال کرے۔ برطانیہ کی روش کے باعث ثالثی کا طریقہ پہلے ہی درہم برہم ہو گیا تھا۔ اور اب اس کے حالیہ اقدام کے بعد تو وہ پوری طرح ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ سعودی عرب کی حکومت پہلے اس معاملے کو اقوام متحدہ میں پیش کرنا چاہتی ہے اس لئے دوسری عرب حکومتوں سے اس بارے میں مشورہ کر لیا ہے۔ کہ تمام عرب حکومتیں اس کے متعلق مشترکہ رویہ اختیار کریں۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے قاہرہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ سعودی عرب کی حکومت عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا ہنگامی اجلاس طلب کرنا چاہتی ہے۔ اس ضمن میں بات چیت کرنے کے لئے شامی فوج کے چیف آف سٹاف فوراً قاہرہ پہنچ رہے ہیں ؛

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے
احمدی ڈاکٹر فوری طور پر اپنی خدمات وقف کریں

"مغربی پاکستان کے سیلاب زدہ علاقہ میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے جہاں کپڑوں اور خوراک کی ضرورت ہے۔ وہاں انہیں طبی امداد کی بھی فوری ضرورت ہے۔ کیونکہ سیلاب زدہ علاقوں میں کثرت سے وبائی امراض کے پھوٹنے کا احتمال ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ سیلاب زدگان کو طبی امداد پہونچانے کے لئے احمدی ڈاکٹر صاحبان فوری طور پر کم از کم دس دن کے لئے اپنی خدمات وقف کریں۔ لہٰذا تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں کے ڈاکٹر صاحبان کو حضور کی اس خواہش کی تعمیل کے لئے تحریک فرمائیں اور انہیں اس خدمت کے لئے تیار کر کے بذریعہ تار دفتر مرکزیہ میں اطلاع دیں۔ تاکہ انہیں متاثرہ علاقوں میں بھجوایا جا سکے ؛

۔۔۔ امید ہے احمدی ڈاکٹر صاحبان زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدمت خلق کے لئے وقف کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے"

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مختصرات

جنیوا ۲۸ اکتوبر۔ چار بڑے وزراء خارجہ نے عالمی مسئلوں پر غور شروع کر دیا ہے۔ کل رات ان کا پہلا اجلاس ہوا جو اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا۔ ایجنڈا ان تین امور پر مشتمل ہے۔ جرمنی کو دوبارہ متحد کرنے کا سوال یورپی سلامتی کا مسئلہ اور مشرق و مغرب کے درمیان رابطہ پیدا کرنے کے ذرائع

نیو یارک ۲۸ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کل رات سلامتی کونسل کی غیر مستقل نشست کا انتخاب دس دن کے لئے پھر ملتوی کر دیا۔ کل کے اجلاس میں بھی یوگوسلاویہ اور فلپائن میں سے کوئی بھی دو تہائی ووٹ حاصل نہیں کر سکا۔

۔۔۔ کوئٹہ ۲۸ اکتوبر۔ گزشتہ بدھ کو چمن میں ایک عام جلسے میں افغانستان کی اقتصادی ناکہ بندی کا مطالبہ کیا گیا۔ جلسے میں دو قراردادیں پاس ہوئیں۔ ایک قرارداد میں پاکستان کے داخلی امور میں کابل کی مداخلت کی مذمت کی گئی۔ اور دوسری قرارداد میں وحدت مغربی پاکستان کا خیر مقدم کیا گیا۔

۔۔۔ رباط ۲۸ اکتوبر۔ مراکش کے نامزد وزیر اعظم فاطمی بن سلیمان سابق سلطان سدی محمد بن یوسف سے ملاقات کرنے کے لئے پیرس جا رہے ہیں ؛

تعلیم الاسلام کالج یونین کے نئے عہدیدار

ربوہ ۲۸ اکتوبر۔ کل تعلیم الاسلام کالج یونین کے نئے سال کے عہدہ داروں نے اپنے اپنے عہدے کا چارج لے لیا۔ اس تقریب میں محترم پرنسپل صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے ہیں ؛

سید احمد خان رحمانی	وائس پریذیڈنٹ
آغا خالد سلیم	سیکرٹری
حفیظ عمر	جائنٹ سکرٹری
خورشید عالم	اسسٹنٹ "

سکرٹری کالج یونین

ذکر الٰہی اور نوافل کی اہمیت

قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کا لیکچر

ربوہ ۲۵ اکتوبر۔ مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مورخہ ۲۷/۱۰/۵۵ کو مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے "ذکر الٰہی اور نوافل کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم اے نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے ؛

۔۔۔ سیالکوٹ ۲۸ اکتوبر۔ پاکستان عوامی لیگ کے صدر مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ میری پارٹی مغربی پاکستان کے صوبے کو مستحکم بنانے میں حکومت کیساتھ تعاون کریگی۔

اعلان تعطیل

عید میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر مورخہ ۲۹ اکتوبر بروز ہفتہ دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۳۰ اکتوبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں ؛ (مینیجر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء

سیرت النبیؐ

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں انک لعلی خلق عظیم یعنی آپ عظیم اخلاق کے مالک ہیں۔ آیا ہے۔ جو لوگ قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام یقین کرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی قدر و قیمت سمجھ سکتے ہیں۔ وہ انسان جس کے متعلق خدائے علیم اسی شان کے الفاظ فرماتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہم معمولی انسان اس کا صحیح اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ اور اس عظیم انسان کے کردار کی خوبیوں کا احاطہ کرنا اور اس کو اپنانا ایک دو دن ایک دو مہینہ سالی بلکہ حقیقت یہ ہے صدیوں کا بھی کام نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کردار کے متعلق صرف یہی مختصر اور جچی تلی بات نہیں فرمائی۔ بلکہ آپ کو "اسوۂ حسنہ" بھی قرار دیا ہے۔ یعنی انسانوں کے لئے نیک نمونہ۔

گویا آپ کا خلق نہ صرف عظیم ہے بلکہ انسانوں کے لئے معیاری بھی ہے۔ جس کو سامنے رکھ کر ہم اپنے اخلاق کو ترقی دے سکتے ہیں۔ اور ارتقائے حیات کی تکمیل کر سکتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین فرمایا ہے یعنی آپؐ عوام الناس میں ہی برگزیدہ نہیں ہیں۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام میں بھی آپ کو مثالی حیثیت حاصل ہے۔ آپؐ کی ذات میں تمام نبوتوں کا اختتام ہوا ہے۔ ع

ہر نبوت را بروشد اختتام

آپؐ کی نعت میں مولانا جامی نے فرمایا ہے ؎

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو صاف صاف فرما دیا ہے۔ ؎

محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

پھر آپ ہی نے آپ کی شان میں فرمایا ہے ؎

شانِ احمدؐ را کہ داند جز خداوندِ کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حرم محترم تھیں۔ اور جنہوں نے آپؐ کو نہایت نزدیک سے دیکھا ہے۔ فرماتی ہیں :۔

خلقہ القرآن

کیعنی آپؐ کے خلق کا کیا پوچھتے ہو۔ قرآن کریم آپؐ کا خلق تھا۔

جو مادہ پرست لوگ اللہ تعالیٰ۔ وحی و الہام اور رسالت پر اعتقاد نہیں رکھتے۔ وہ بھی ان اقوال سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ قرآن کریم میں جو آپ کے لئے الفاظ آئے ہیں۔ ان میں کہاں تک سچائی ہے۔

جناب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں :۔

رسول اکرمؐ کی ہسٹری کو پڑھو تو اول سے تا بآخر
وہ آپ ثابت کرے گی اپنا عجیب ہونا عظیم ہونا

آج ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو تمام دنیا میں آپؐ کی سیرت کے جلسے منائے گئے ہیں۔ جس میں آپؐ کے اخلاق عالیہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوصاف کے ذکر کا تعلق ہے وہ اسی مخصوص دن میں محدود نہیں ہے۔ آپؐ کی تعریف قرآن میں ہمیشہ تک کے لئے ثبت ہے۔ یہی نہیں تمام دنیا میں پانچ وقت نمازوں میں آپؐ پر درود بھیجا جاتا ہے۔ اور اکثر مسلمان نمازوں کے علاوہ بھی آپؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اور ایک لمحہ بھی ایسا نہیں۔ جس میں آپؐ پر درود نہ بھیجا جاتا ہو۔

جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود و صلوٰۃ کا تعلق ہے۔ اس کی بارش تو دن رات ہو رہی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ہم جو سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کرتے ہیں۔ ان کی غرض کیا ہے۔ کیا ان کی اتنی ہی غرض ہے۔ کہ ہم آپ پر مزید درود بھیج دیں اور اخلاق عالیہ کا تذکرہ چھیڑ دیں۔ اور آپ کی صفات بیان کر دیں اور بس۔ بے شک آپ کی سیرت کا اس طرح مخصوص دن میں تذکرہ بڑا مفید ہے۔ اس سے مسلمانوں کو آنحضرتؐ کی شان ارفع و اعلیٰ کا تصور پیدا ہوتا ہے۔ اور جن لوگوں کے دل میں آپؐ کی ذات کے متعلق شکوک ہوں۔ وہ دور ہوتے ہیں۔ مگر پھر سوال یہ ہے، کہ کیا سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کا اتنا ہی مصرف ہونا چاہیئے۔

قرآن کریم ہی میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ "اسوۂ حسنہ" فرمایا ہے۔ اور پھر قرآن پاک میں آپؐ کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

یا ایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا۔ یعنی اے ہمارے نبیؐ ہم نے تم کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اس کے اذن سے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور روشنی دینے والا سورج۔

سیدھا سوال یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم "اسوۂ حسنہ" ہیں۔ شاہد ہیں مبشر و نذیر ہیں۔ داعی الی اللہ ہیں۔ اور سراج منیر ہیں۔ تو کیا ہم نے آپؐ کے اسوۂ حسنہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے کوئی منظم کام کیا ہے۔ کیا ہم نے کبھی سوچا ہے۔ کہ جو انسان ہم پر شاہد بنایا گیا ہے۔ وہ کتنا عظیم الشان ہے۔ اور کیا ہم نے کبھی آپؐ کے مبشر و نذیر ہونے پر غور کیا ہے۔ کیا واقعی ہم نے آپؐ کی دعوت پر لبیک کہا ہے۔ الغرض کبھی ہم نے اس سراجِ منیر سے کسب نور کی کوشش کی ہے۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ میں پڑھنے کو تو ہم آپ کی شان میں بڑے بڑے قصیدے پڑھ جائیں گے اور آپؐ کی تعریف میں لحن داؤدی سے دلکش اور دلآویز نغمات گائیں گے۔ لیکن اگر ہم آپؐ کے یوم پیدائش پر مولود شریف پر یہ عہد بھی نہیں کرتے۔ کہ ہم آپؐ کے اسوۂ حسنہ سے صرف ایک خلق اپنی ذات میں پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ تو بتایئے اس ثناگوئی اور نغمہ آفرینی سے ہم کو اور دنیا کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر شاہد و مبشر و نذیر اور داعی الی اللہ ہیں۔ تو اسکی گواہی تو خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ دے رہا ہے۔ بڑے بڑے علمائے حق دے رہے ہیں۔ اور زبان سے ہم بھی دے رہے ہیں۔ مگر کیا اس طرح زبانی داد دینے سے ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ہمارا ہر سال اکٹھے ہو کر سیرت النبیؐ بیان کرنا اگر ہم میں آنحضرتؐ کے خلق عظیم میں سے ایک ادنیٰ خلق اپنی ذات میں پیدا کرنے کا جذبہ جاودانی پیدا نہیں کرتا۔ تو ہم در اصل نعوذ باللہ آپؐ کی توہین کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ اور دنیا کے سامنے ثابت کرتے ہیں۔ کہ وہ سراج منیر نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر بنایا ہے۔ اسوۂ حسنہ فرمایا ہے۔

اگر آج کے دن ہم دل سے عہد کر لیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی الفضل میں کہا ہے۔ کہ ہم آنحضرتؐ کا ایک ادنیٰ خلق اپنائیں گے۔ یعنی ہر ایک سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آئیں گے۔ تو پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ آپ نے واقعی یوم سیرت النبیؐ منا لیا۔

آج بہت سی سیرت کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ آج بین الاقوامی سطح پر بھی سیرت النبیؐ کا ایک جلسہ کراچی میں منعقد ہو رہا ہے۔ جہاں تک ان کمیٹیوں اور ایسے جلسوں کا تعلق ہے۔ ان کی افادیت مسلمہ ہے۔ اس میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہے۔ مگر ان سیرت کمیٹیوں اور ایسے جلسوں کی افادیت ع

نشستند و گفتند و برخاستند

تک ہی محدود نہیں ہونی چاہیئے۔ چاہیئے کہ انہیں عملی صورت دی جائے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اعمال کے آئینہ میں دکھانے کا اہتمام کیا جاوے۔ تاکہ دنیا ہمارے اقوال سے نہیں بلکہ ہمارے اعمال میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلقِ عظیم کی جھلک دیکھے۔ اور ہمارا کام صرف تعریف کے ترانے گانا اور تاریخ و سیرت کے حوالے پیش کرنا نہ ہو۔ بلکہ یہ دکھانا ہو کہ ہمارا شاہد و مبشر و نذیر اور داعی الی الحق واقعی ہماری ہر حرکت میں موجود ہے۔ اور ہمارا سراجِ منیر نصف النہار پر آج بھی درخشاں ہے۔ جس کے نور سے ہمارے جسم اور روحیں مستنیر ہیں آیئے محض جلسوں اور زبانی نعت خوانیوں سے بڑھ کر ایک قدم اور آگے بڑھائیں۔ اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے محض ہنگامہ خیزی کا مرقع نہ بن کر رہ جائیں۔ بلکہ ایک ایسا سانچہ بن جائیں۔ جس میں ڈھل کر ہم خلق عظیم اور خلقہ القرآن کا مجسم اشتہار بن جائیں۔

کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق
ہم دیکھیں گے کہ یہ اگلا قدم پہلے کون اٹھاتا ہے۔

جماعت احمدیہ سکھر کا جلسہ

جماعت احمدیہ سکھر کا ایک جلسہ ۹ ۱۰ / ۵۵ کو بروز اتوار زیر صدارت صوفی محمد رفیع صاحب پریذیڈنٹ مقامی منعقد ہوا۔ جلسہ تلاوت اور نظم سے شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرمی جناب چودھری عبد الحمید صاحب نے فرمائی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پیش کی۔ بعدہٗ مکرمی جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ نے ایک گھنٹہ تک نہایت موثر پیرایہ میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش کی۔ حاضرین نے نہایت دلچسپی سے ہر دو تقاریر کو سنا۔ جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔

خطبہ جمعہ ۲۴

اسلام اس وقت تک غالب نہیں آسکتا جب تک کہ ہم میں متواتر خدمت دین کرنیوالے افراد پیدا نہ ہوں

اس وقت تک چین نہ لو جب تک کہ دنیا کا ایک ایک آدمی اسلام کے جھنڈے تلے جمع نہ ہو جائے

ہر واقف زندگی یہ غور کرے کہ اسکی اولاد میں خدمت دین کیلئے کتنا جوش ہے؟

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء — بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجھے ڈاکٹروں نے تاکید کی تھی کہ میں گرم موسم میں نہ رہوں۔ لیکن یہاں اتنی

شدید گرمی

پڑ رہی ہے۔ کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر لحظہ میری تکلیف میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا تھا کہ طبی طور پر یہ مناسب نہیں کہ میں خطبہ کے لئے مسجد میں آؤں۔ لیکن چونکہ میں ایک لمبے عرصہ کے بعد ربوہ آیا ہوں اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ مختصر طور پر تین چار باتیں کہہ آؤں۔ میں نے مسجد میں آنے سے قبل اعلان کروا دیا تھا۔ کہ کوئی دوست مجھ سے مصافحہ نہ کریں۔ کیونکہ میری صحت پر گرمی کا سخت اثر ہے۔ گرمی کچھ کم ہو۔ تو میں باہر نکل سکوں گا۔

مجھے یورپ میں

یہ مشورہ دیا گیا تھا

کہ آپ کو کچھ عرصہ تک ہر سال یہاں آنا چاہیئے۔ تاکہ موسم سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔ اور ڈاکٹری مشورہ سے بھی فائدہ پہونچے لیکن یہ مستقبل کی باتیں ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے منشاء پر منحصر ہیں۔ آئندہ جو خدا تعالےٰ کا منشاء ہوگا وہی ہوگا۔ انسان کی باتیں خواہ وہ ڈاکٹروں کی ہوں یا غیر ڈاکٹروں کی خیالی ہی ہوتی ہیں۔ جو کچھ میرے دل میں بھرا ہے وہ تو بہت کچھ ہے۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں۔ گرمی کی وجہ سے میری صحت کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوئی شخص میرے جسم کو ہلا رہا ہے۔ اور میں جھول رہا ہوں۔ اسی وجہ سے میرے لئے اطمینان کے ساتھ کھڑا ہونا مشکل ہے۔ بہر حال میں جماعت کو اس امر کی طرف

توجہ دلاتا ہوں

کہ آپ لوگ ہمیشہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے اور آپ اسلام کی اشاعت کے لئے تشریف لائے۔ اگر آپ لوگوں کا یہ دعویٰ صحیح ہے۔ تو پھر آپ کو اس کام کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں بھیجے گئے تھے۔ دنیا میں اس وقت اڑھائی ارب کی آبادی ہے۔ لیکن ہمارا صرف سو ڈیڑھ سو مبلغ باہر کام کر رہا ہے۔ اور تیس چالیس یہاں تیار ہو رہے ہیں۔ گویا ابھی کام کی ابتدا ہے۔ شروع شروع میں جو وقف کرنے والے تھے۔ ان کی اولاد میں سے کوئی بھی وقف کی طرف نہیں آیا۔ اگر تم ان لوگوں کی ایک لسٹ بناؤ۔ تو ایک تماشہ بن جائے۔

سب سے پہلے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ لیکن آپ کے خاندان میں سے اب صرف میری اولاد واقف زندگی ہے۔ باقی سب تو سو اور ہزار روپیہ ماہوار کے پھیر میں پڑے ہوئے ہیں۔ گویا چشمہ سر سے ہی گدلا ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کے وقت ہر شخص سے یہ عہد لیا تھا۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے یہی معنے تھے کہ اگر مجھے یہاں پچاس روپے ماہوار ملیں گے۔ اور باہر مجھے پانچ سو روپے ملیں گے۔ تو میں پچاس کو پانچ سو پر ترجیح دوں گا۔ لیکن اب اس

عہد لینے والے کی اپنی اولاد

کیا کر رہی ہے۔ ان میں سے کوئی پندرہ سو اور دو ہزار کے پھیر میں پڑے ہوئے ہیں۔ پھر باقی لوگوں کا کیا قصور ہے۔ وہ تو کہیں گے کہ جب عہد لینے والے کی اپنی اولاد پندرہ سو اور دو ہزار کے پھیر میں پڑی ہوئی ہے۔ تو ہم کیوں پندرہ سو اور دو ہزار کے پھیر میں نہ پڑیں۔ حالانکہ

حقیقت یہ ہے

کہ ہم سب نے اس روپیہ سے پرورش پائی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے دیا تھا۔ اور الہاماً بتایا تھا کہ

"یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے"

اس نے یہ کبھی نہیں کہا کہ یہ تیرے لئے اور تیری اولادوں سے حکومت سے پندرہ سو یا دو ہزار لینے والوں کے لئے ہے یہ خدا تعالےٰ کے عطیہ کی بد استعمالی نہیں تو اور کیا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ کی اولاد آئندہ ہزار سال تک اپنی

اولاد در اولاد کو دین کی خدمت کے لئے وقف

کرتی چلی جاتی۔ اور دنیا کمانے کی طرف کبھی توجہ نہ کرتی۔ اگر باقی لوگوں کو لاکھ لاکھ روپیہ ماہوار بھی مل رہا ہوتا۔ تو وہ اس کی طرف متوجہ نہ کرتے۔ اور دین کی خدمت کرتے ہوئے اگر انہیں پچاس روپیہ ماہوار بھی ملتا۔ تو اسے خوشی سے قبول کر لیتے۔ مگر یاد رکھو یہ ضروری نہیں کہ جسمانی اولاد ہی وفادار ہو۔ بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ

روحانی اولاد

وفادار ثابت ہوتی ہے۔ اور جسمانی اولاد بعض دفعہ بے وفائی کر جاتی ہے۔ اس لئے اگر آپ لوگ دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جسمانی اولاد غدار ثابت ہو رہی ہے۔ تو آپ یہ نہ کہیں کہ آپ کی جسمانی اولاد جب اچھا نمونہ نہیں دکھا رہی تو ہم کیوں دکھائیں۔ یاد رکھیں آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہی ہیں۔ وہ جسمانی اولاد ہیں اور آپ روحانی اولاد ہیں۔ اگر آپ لوگ انہیں دین سے لاپرواہی کرتے دیکھیں۔ تو ان پر تھوک کر اور یہ سمجھ کر کہ وہ شیطان کے قبضہ میں آگئے ہیں

دین کی خدمت

میں مشغول ہو جائیں۔ ساری دنیا ابھی اسلام سے بیگانہ ہے اور اڑھائی ارب کی آبادی کو ہم نے اسلام کی طرف لانا ہے۔ پس اڑھائی ارب کی آبادی کو اسلام کی طرف لانے کی تیاری کریں اور شروع دن سے ہی اپنا یہ مقصد بنا لیں اور اپنی اولاد کو بھی تاکید کریں۔ کہ ان کا کام ساری دنیا کو کلمہ پڑھانا ہے۔ جب تم لوگ ساری دنیا کو کلمہ پڑھا لوگے تو تمہاری دنیا اور عاقبت دونوں سنور جائیں گی۔ ایک پاگل سے پاگل انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب ساری دنیا کلمہ پڑھ لے گی۔ تو انگریز کیا

دنیا کی ساری قومیں

تمہاری غلامی کریں گی۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ اگر امریکہ کے سب لوگ مسلمان ہو جائیں۔ تو آج ہمارا جو مبلغ وہاں کے مزدوروں سے بھی کم گزارہ لے کر کام کر رہا ہے اسی حالت میں رہے گا۔ اور کیا وہ لوگ اپنی دولتیں اس کی طرف نہیں پھینکیں گے۔ پس بے شک آپ لوگوں کو دنیا بھی ملے گی۔ لیکن میں اس پر زور اس لئے

نہیں دیتا۔ کہ تا تمہارا نظریہ دنیوی نہ ہو جائے ورنہ یہ حقیقت ہے کہ آج

جو دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرے گا

اور دنیا کی پرواہ نہیں کرے گا۔ ایک وقت آئیگا کہ دنیا اس کی طرف دوڑتی ہوئی آئے گی۔ لیکن اس وقت تم صرف دین کو سامنے رکھو۔ اور ہزار دو ہزار یا دس ہزار کے چکر میں نہ پڑو صرف اس بات کو اپنے سامنے رکھو کہ چاہے فاقے آئیں۔ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ساری دنیا کو پڑھا کر رہیں گے۔

مجھے یاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک میراثن آئی اس کا لڑکا عیسائی ہو گیا تھا۔ اور وہ سل کا مریض بھی تھا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی۔ کہ میرا یہ اکلوتا لڑکا عیسائی ہو گیا ہے۔ اور ساتھ ہی سل کی بیماری میں مبتلا ہے۔ آپ اسے تبلیغ بھی کریں تا یہ دوبارہ اسلام قبول کرے اور علاج بھی کریں۔ آپ نے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

کو اس کے علاج کے لئے ہدایت فرمائی۔ اور خود اسے تبلیغ کرتے رہے۔ لیکن وہ اس قدر کٹر عیسائی تھا کہ آپ جتنی تبلیغ کرتے۔ وہ اتنا ہی عیسائیت میں پکا ہوتا۔ ایک رات جبکہ اس کی حالت زیادہ خراب تھی۔ وہ آدھی رات کو بھاگا اور بٹالہ کی طرف چل پڑا۔ وہاں عیسائیوں کا مشن تھا۔ اس کی ماں کو پتہ لگ گیا۔ وہ رات کو گیارہ میل کے سفر پر چل پڑی۔ اور قادیان سے ۸-۹ میل کے فاصلہ پر دوانی وال کے تکیہ کے پاس اسے جا لیا۔

مجھے یاد ہے

جب وہ قادیان واپس آئی۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں پر روتی ہوئی گر گئی۔ اور کہنے لگی۔ میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ ایک دفعہ اسے کلمہ پڑھا دیں۔ پھر بے شک یہ مر جائے مجھے اس کی پرواہ نہیں لیکن میں یہ نہیں چاہتی کہ یہ عیسائی ہونے کی حالت میں مرے۔

دیکھو اس میراثن میں

کتنا ایمان تھا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی اور جسمانی اولاد میں کم از کم اس میراثن جتنا ایمان تو ضرور ہونا چاہیئے اس میراثن کا بیٹا عیسائی ہو گیا تھا۔ مگر وہ یہ نہیں چاہتی تھی۔ کہ وہ عیسائی ہونے کی حالت میں مرے۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے۔ پھر بے شک مر جائے۔ تم لوگ تو مسلمان گھروں میں پیدا ہوئے ہو۔ تمہارے لئے تو اور بھی ضروری ہے کہ تم ایک دفعہ دوسروں کو کلمہ پڑھا لو۔ پھر بے شک مر جاؤ۔ تم

وقف در وقف کی تحریک

کرتے چلے جاؤ۔ اور پھر ہر واقف یہ سوچے کہ آگے اس کی اولاد میں خدمت دین کے لئے کتنا جوش ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف کی تھیں۔ ان میں سے کئی ہیں۔ جن کی اولاد نے اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف نہیں کیں مگر میری اولاد نے اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کی ہیں۔ خدا کرے کہ ان کا دین کی خدمت کے لئے یہ جوش قائم رہے۔ اور آگے ان کی اولاد در اولاد اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کرتی چلی جائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باقی اولاد کو بھی یہ سمجھ آ جائے۔ کہ پندرہ سو یا دو ہزار روپیہ ماہوار کمانا کوئی چیز نہیں۔

اصل چیز یہ ہے

کہ انسان دین کی خدمت میں اپنی زندگی گذارے باقی میرے ساتھ وقف کرنیوالوں میں سے ایک چوہدری فتح صاحب سیال تھے۔ چوہدری صاحب کو خدا تعالےٰ نے توفیق دی کہ انہوں نے اپنے ایک لڑکے کو اعلےٰ تعلیم دلانے کے بعد دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ دوسرے درد صاحب تھے۔ اگر ان کی اولاد میں سے کوئی لڑکا اچھا پڑھ جاتا۔ تو وہ اسے دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیتے۔ مگر کچھ ایسا پردہ پڑا ہوا ہے کہ ابھی تک ان کی اولاد میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں ہوا۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر سکے۔ باقی سب لوگوں کے خانے خالی ہیں۔ حالانکہ اسلام دنیا میں اس وقت تک کبھی غالب نہیں آ سکتا جب تک مسلسل اور متواتر ہم میں زندگیاں وقف کرنے والے لوگ پیدا نہ ہوں۔ دیکھو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قریباً پانچ سو سال بعد ایک بزرگ

حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی رح

ہوئے اور انہوں نے ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کی۔ ان کے بعد ان کے خلفاء ہوئے جنہوں نے ملک کے مختلف حصوں میں اسلام کی اشاعت کی۔ مثلاً حضرت خواجہ فرید الدین صاحب نے سارے پنجاب میں اسلام پھیلایا پھر آپ کے کچھ اور شاگردوں نے جنوبی ہندوستان میں لاکھوں لوگوں کو اسلام میں داخل کیا۔ جب آپ ہندوستان میں تشریف لائے تھے۔ اس وقت ہندوستان کی آبادی صرف ایک کروڑ تھی۔ لیکن تمہارے مقابلہ میں اب اڑھائی ارب لوگ ہیں۔ جن کو تم نے ہدایت کی طرف لانا ہے۔ اگر ہندوستان کے ایک کروڑ لوگوں کے لئے پانچویں چھٹی صدی میں ایک معین الدین چشتیؒ کی ضرورت تھی۔ تو اب اڑھائی ارب لوگوں کے لئے دو سو سال تک بیسیوں معین الدین چشتی رح جیسے وجودوں کی ضرورت ہے اور یہ بیسیوں معین الدین چشتیؒ پیدا کرنے مشکل نہیں۔ بشرطیکہ تم اس کے لئے کوشش کرو۔ اور تمہارا اپنا وقف ہی نہ ہو۔ بلکہ تمہاری اولاد در اولاد میں

وقف کا سلسلہ چلتا چلا جائے

تم اس وقت اپنی غربت کی طرف نہ دیکھو تم خدا تعالےٰ کی طرف دیکھو اور یاد رکھو وہ وقت آنے والا ہے۔ جب یہی غریب دنیا کے بادشاہ ہوں گے۔ اور وقف نہ کرنیوالوں کی آئندہ نسلیں ان پر لعنتیں بھیجیں گی۔ اور کہیں گی۔ خدا تعالےٰ ان کے باپ دادوں کا بیڑا غرق کرے۔ کہ انہوں نے اپنی اولاد کو وقف نہ کیا۔ بلکہ وہ دعا کریں گے۔ کہ خدا تعالےٰ ان کے باپ دادوں کو جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں لے جائے۔ کہ انہوں نے اپنی اولاد کو دین کی خدمت میں نہ لگایا۔ بلکہ دنیا کمانے کی طرف لگا دیا۔

تم میری آواز سے سمجھ سکتے ہو کہ مجھے جوش آ گیا ہے۔ اور جوش میں آنا میرے لئے مضر ہے۔ اسلئے میں انہی الفاظ پر اپنا خطبہ ختم کرتا ہوں اور

دعا کرتا ہوں

کہ خدا تعالےٰ ہماری جماعت میں خدمت دین کا جوش پیدا کرے۔ اور اس کا جوش قیامت تک بڑھتا چلا جائے اور وہ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک کہ وہ موجودہ اڑھائی ارب لوگوں کو اور ان کے بعد آنے والے لوگوں کو مسلمان نہ کر لیں اور اس وقت تک سانس نہ لیں۔ جب تک کہ دنیا کا ایک ایک آدمی کلمہ نہ پڑھ لے اور ایک ایک آدمی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سو درود نہ بھیجنے لگ جائے

مشام جاں مہک اٹھا ہے صحن گلستاں ہو کر

بہار آئی چہک اے عندلیب اب شادماں ہو کر
مشام جاں مہک اٹھا ہے صحن گلستاں ہو کر

خزاں مایوسیاں لیکر ہوئی رخصت گلستاں سے
نوید صحت آئی ہے بہار جاوداں ہو کر

خوشا قسمت زہے طالع مبارک ہو مبارک ہو
مرا محمود آیا نور چشم آرام جاں ہو کر

پیام زندگی دے کر وہ آیا اہل یورپ کو
مسیحی نفس ہو کر اور مسیحائے زماں ہو کر

بکھیر آیا ہے مغرب میں خدا کے نور کی کرنیں
خدا کا مصلح موعود خورشید جہاں ہو کر

وہ نور آیا اسیروں کو رہائی بخشنے والا
کناروں تک زمیں کے پا کے شہرت کامراں ہو کر

خدا کی رحمتیں نازل ہوں اے فضل عمر تجھ پر
ترا سایہ رہے تا دیر مہر ضو فشاں ہو کر

لگا دے صفحۂ قرطاس پر گلزار اے لائق
گل مضمون ہیں اس بحر میں آب رواں ہو کر

خاکسار سید برکت علی لائق
لدھیانوی

یادِ رفتگان

(از محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

حضرت ملک مولا بخش صاحب رضی اللہ عنہ ریٹائرڈ کلرک آف دی کورٹ و ناظم صیغہ جائیداد صدر انجمن احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ کرام میں سے تھے۔ اپنے اخلاق فاضلہ میں ممتاز شخصیت رکھتے تھے۔ چند دن ہوئے ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے مجھے ان کے خلقِ کریم کا ایک واقعہ یاد آیا۔ میری آخری ملاقات آپ سے بر موقعہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں ہوئی۔ مورخہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۵۵ء کے اجلاس میں وہ میرے پاس ہی بیٹھے رہے۔ ان کے ایک طرف برادرم میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ اور دوسری طرف میں تھا۔ بڑی محبت سے گفتگو ہوتی رہی۔ آپ کو عربی کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ اور اس خواہش کا اظہار انہوں نے بارہا کیا۔ کہ بلاد عربیہ میں جا کر تبلیغ کریں۔ عربی لٹریچر کا مطالعہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ ان کی گفتگو اس انداز کی تھی۔ کہ ہم دونوں بھائی متاثر ہوئے۔ اور ان سے کہا۔ کہ آج رات وہ بھائی کی کوٹھی پر رہیں۔ تاکہ ہم ان کی صحبت سے فائدہ اٹھائیں۔ جیسے ان کا چہرہ ہشاش بشاش اور ایمانی نور اور اخلاص سے منور تھا۔ ایسا ہی ان کا دل بھی پاکیزہ جذبات سے لبریز۔ اور گفتگو میں اتنی شیرینی تھی۔ کہ دل نہ چاہتا تھا۔ کہ سلسلہ کلام منقطع ہو۔ چنانچہ ہم نے اصرار کیا۔ اور وہ رضامند ہو گئے۔ چونکہ آپ سیالکوٹ کے مضافات کے ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ اور اپنے اہلبیت کو وہ اطلاع نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے معذرت کی۔ اور وعدہ فرمایا۔ کہ کل انشاء اللہ دوسرے اجلاس میں وہ شریک ہوں گے۔ اور ہمارے پاس رہیں گے۔ لیکن دوسرا اجلاس نہ ہوا۔ اور نہ وہ کل ہمیں نصیب ہوا۔ پھر ہمیں اطلاع ملی۔ کہ آپ اچانک بیمار ہو کر ۲۷ و ۲۸ر اکتوبر کی درمیانی شب کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ستر سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی جس سبق آموز واقعہ کا میں یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ قادیان میں ایک دن آپ میرے پاس نظارت امور عامہ کے دفتر میں تشریف رکھتے تھے۔ میں ان دنوں ناظر امور عامہ و خارجہ تھا۔ اور وہ علاوہ ناظم جائیداد ہونے کے قادیان میونسپل کمیٹی کے صدر بھی تھے۔ مجھ سے انہوں نے اپنی انتظامی مشکلات کا ذکر فرمایا۔ اور ایک دوست کی طرف جو اتفاق سے میرے پاس تھے۔ اشارہ کر کے کہا۔ کہ دیکھیں ان کا جو مطالبہ ہے۔ ویسے مطالبات دوسروں کے بھی ہیں۔ لیکن وہ فلاں معذوری کی وجہ سے پورا نہیں کر سکتے۔ اگر ایک کا لحاظ کیا جائے۔ تو دوسرے کو شکایت پیدا ہو گی۔ اس پر دوسرے صاحب یکدم برافروختہ ہو گئے۔ اور ملک صاحب موصوف کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اور ایک ناگوار صورت قائم ہو گئی۔ مگر ملک صاحب خاموش میری طرف دیکھتے رہے۔ آپ کی خندہ پیشانی پر بل تک ظاہر نہ ہوا۔ آپ کا یہ صبر۔ تحمل اور خلق کریم دیکھ کر میرے دل پر اتنا اثر ہوا۔ کہ میں نے دوسرے دوست کو رخصت کیا اسی اثناء میں مکرم چودھری فتح محمد صاحب سیال جو ان دنوں ناظر اعلیٰ تھے۔ شور سن کر میرے کمرے میں آ گئے۔ اور مجھ سے کہا۔ کہ دار القضاء میں یہ کیس چلایا جائے۔ اور آپ کی اور میری شہادت ہو گی۔ اس بد اخلاقی کو بغیر کارروائی کے نہ جانے دیا جائے۔ چنانچہ میں نے ملک صاحب سے کہا۔ مگر آپ مسکرائے۔ اور جواب دیا۔ کہ یہ زیبا نہیں دیتا۔ کہ اس بڑھاپے کی حالت میں دو اصحاب دار القضاء میں جا کر اور بدمزگی پیدا کریں۔ البتہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اطلاع کر دیتا ہوں۔ کہ یہ انتظامی مشکلات ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں یہ تلخ کلامی۔

اس واقعہ کے دوسرے یا تیسرے دن میں کچھ کاغذات لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جا رہا تھا۔ کہ قصر خلافت قادیان کے برآمدہ میں میں نے ملک صاحب موصوف کو ٹہلتے دیکھا۔ دریافت کرنے پر میں نے انہیں بتایا۔ کہ میں فلاں فلاں غرض کے لئے حضور کی خدمت میں جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس واقعہ کی اطلاع حضور کو کر دی تھی۔ اگر موقعہ ہو۔ تو اس بارہ میں بھی دریافت کر لیں۔ چنانچہ میں اپنے کام سے فارغ ہوا۔ تو حضور سے ملک صاحب کی چٹھی کا ذکر کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس وقت آرام کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور آپ کا دایاں ہاتھ زمین کی طرف لٹکا ہوا تھا۔ جونہی میں نے ذکر کیا۔ تو آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ملک صاحب سے کہہ دیں۔ کہ چٹھی میں نے پڑھ لی ہے۔ جس قسم کی گالیاں مجھے دی جاتی ہیں۔ کیا ان سے بڑھ کر کسی اور کو دی گئیں۔ اور کبھی میں نے بھی ان گالیوں کی پروا کی ہے جس کرسی پر ہمیں بٹھایا گیا ہے۔ اس کا تقاضا یہی ہے کہ گالیاں سنو اور لوگوں کی خدمت کرتے جاؤ۔ منت از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را۔

میں نے ملاقات کے بعد ملک صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ تو آپ کا چہرہ خوشی سے تمتمایا اور کہا۔ الحمد للہ۔ الحمد للہ۔ کہ حضور نے مجھے ایسے مقام پر دیکھنا چاہا ہے۔ جو نہایت ہی اعلیٰ مقام ہے۔ مجھے اس دوست کو سزا دلا کر اتنی خوشی نہ ہوتی۔ جو اس عزت افزائی سے ہوئی ہے۔

مندرجہ بالا واقعہ سے ملک صاحب کی معنویت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

مجھے نظارت امور عامہ و نظارت خارجہ میں اواخر ۱۹۳۶ء سے اوائل ۱۹۵۰ء تک کام کرنا پڑا ہے۔ ملک صاحب موصوف قادیان میں نو سال تک متواتر میونسپل کمیٹی کے صدر رہے۔ اس اثناء میں انتظامی طور پر ان کا واسطہ اکثر مجھ سے رہتا۔ سلسلہ کے مقدمات میں بھی میرے ساتھ تشریف لے جاتے رہے۔ سفر و حضر میں ان کے اخلاق فاضلہ اور روحانیت یعنی محبت الٰہی اور سلسلہ کے ساتھ اخلاص کے بارہ میں مجھے جو تجربہ وقتاً فوقتاً ہوتا رہا ہے۔ وہ اس نوعیت کا تھا۔ کہ ان سے محبت کے جذبات میں آخر دم تک اضافہ ہی ہوتا رہا ہے۔ صحابہ کرام میں سے وہ ایک ایسا نمونہ تھے۔ جن کی یاد ہمیشہ تازہ رہتی ہے۔ اللھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد و علی عبدک المسیح الموعود و علیٰ اصحابہ اجمعین۔

سیلاب کی تباہ کاریاں اور احباب جماعت کا فرض

پنجاب کے ایک وسیع علاقہ میں سیلاب سے جو تباہی آئی ہے۔ اس کی نظیر نہیں۔ اور امدادی کاموں کے لئے جتنی بھی رقم مہیا ہو سکے وہ کم ہے۔ سیلاب والے علاقوں کی جماعت ہائے احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے توفیق دی۔ کہ باوجود سیلاب سے نقصان اٹھانے کے وہ بلا لحاظ مذہب و ملت سیلاب کے تمام مصیبت زدگان کی حتی المقدور اعانت کر رہے ہیں۔ اور اپنی حیثیت سے بہت بڑھ چڑھ کر انہوں نے بہت سے مقامات پر امدادی کیمپ کھولے ہوئے ہیں۔

ایسی تمام جماعتوں کا جو اس ناگہانی مصیبت سے محفوظ رہی ہیں فرض ہے۔ کہ سیلاب زدہ علاقوں کے احباب کا ہاتھ بٹائیں۔ اس وقت تک جماعت ہائے احمدیہ کراچی اور ربوہ کے علاوہ کسی دوسری جماعت سے کوئی گرانقدر رقم وصول نہیں ہوئی۔ لہٰذا گذارش ہے۔ کہ احباب فوری طور پر اپنے اپنے ہاں تحریک کر کے رقم جمع کریں۔ اور مرکز میں بھجوائیں۔ اس غرض کے لئے تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام پر آنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

رسالہ خالد کے بارہ میں ضروری اعلان

سالنامہ خالد کے مندرجات پر ایک طائرانہ نظر

(۱) "میرزا محمود احمد" (منظوم خراج عقیدت جناب خواجہ حسن نظامی مرحوم)
(۲) ابراہیمی طیور کا روح پرور اجتماع۔ (افتتاحیہ)
(۳) شمع قرآن (افادات حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
(۴) گلشن رسولؐ کے حسین پھول (احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم)
(۵) پیغام احمد (فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
(۶) (نظم) روح ادب (جناب پروفیسر عبدالسلام صاحب اختر)
(۷) میخانہ محمود (نگارشات قلم سیدنا حضرت مصلح موعود)
(۸) خدام الاحمدیہ کی تحریک اور اس کے اغراض و مقاصد (جناب امین اللہ خانصاحب سالک)
(۹) (نظم) سرزمین ربوہ (جناب اختر صاحب گوبندپوری)
(۱۰) مذہب کی آزادی حیثیت (جناب مولانا غلام باری صاحب سیف)
(۱۱) حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کا بصیرت افروز خطاب (مرتبہ مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر فاضل)
(۱۲) جادو گردوں کا ملک۔ (جناب مبارک احمد صاحب ساقی)
(۱۳) تہذیب حجازی مغربیت کی زد میں (جناب ظفر احمد صاحب کراچی)
(۱۴) کام کی عادت غلامی دور کرتی ہے۔ (جناب اللہ بخش صاحب چودھری)
(۱۵) ادب سے استفادہ۔ (جناب محمد احمد صاحب حامی)
(۱۶) (نظم) وآخرین منہم (جناب عبدالمنان صاحب ناہید)
(۱۷) مجدد دین امت (جناب محمد اسحٰق صاحب خلیل)
(۱۸) برطانوی عہد حکومت کا پس منظر (جناب گیانی واحد حسین صاحب)
(۱۹) پاکستان اور صنعت (جناب محمد سعید صاحب بی۔اے)
(۲۰) غزل (جناب محمد افضل صاحب ترکی)
(۲۱) حجر اسود اور سکھ دوران (جناب گیانی عباداللہ صاحب)
(۲۲) مسلمان اندلس میں (جناب چودھری محمد اشرف صاحب ناصر)
(۲۳) مجلس خدام الاحمدیہ کے ایثار پیشہ نوجوانوں کی بے لوث قابل فخر اور شاندار خدمات
(۲۴) (نظم) تضمین (جناب چودھری شبیر احمد صاحب واقف زندگی)
(۲۵) گلہائے رنگارنگ۔ گردش چرخ کہن (ابن فضل چنگوی راولپنڈی)
(۲۶) نظم۔ مجاہد سے خطاب (جناب محمد ابراہیم صاحب شاد)
(۲۷) دو نظمیں (جناب عبدالسلام صاحب ظافر۔ عبدالحکیم صاحب اکمل)
(۲۸) بچوں کی دنیا۔ (جناب محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

(ایڈیٹر ماہنامہ خالد ربوہ)

اعلان

احباب کو معلوم ہوگا کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانان کے لئے پرالی کا ہونا از بس ضروری ہے تاکہ وہ (چونکہ سردی کے ایام ہوتے ہیں) سردی سے محفوظ رہ سکیں۔ لہذا تمام ان جماعتہائے احمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ جن کے علاقوں میں فصل چاول کاشت ہوتی ہے اور پرالی میسر آسکتی ہے وہ پرال بطور عطیہ زیادہ سے زیادہ دے کر ممنون فرمائیں۔ تفاصیل کے لئے افسر جلسہ سالانہ کو خطاب کریں

افسر جلسہ سالانہ ربوہ

پچاس۵۰ روپے انعام

جو شخص خدا تعالےٰ کی حمد میں نظم لکھے۔ اس میں لفظ "خدا تعالےٰ" استعمال کیا گیا ہو۔ اور خدا تعالےٰ کی عظمت و برتری بیان کی گئی ہو۔ اس شخص کو مبلغ پچاس۵۰ روپے بطور انعام جو مینجر "الفضل" کے پاس جمع ہیں۔ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق دیا جائیگا

(میاں) سراج الدین لاہور

ایک نہایت مفید تصنیف

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

گذشتہ فسادات پنجاب کے تعلق میں تحقیقاتی کمیشن کی تحقیقات کا خلاصہ اور بعض (اسلامی لبادہ میں) سیاسی جماعتوں کی طرف سے سیاست میں سربلندی حاصل کرنے کی غرض سے جماعت احمدیہ پر جو بے بنیاد الزامات لگائے گئے ان کی حقیقت معلوم کرنے کیلئے

"تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ پر ایک نظر"

(سائز کتابچہ) خود مطالعہ فرمائیں اور اپنے دوستوں کو مطالعہ کے لئے دیں۔

قیمت فی جلد علاوہ محصولڈاک ۸/

مرزا شریف احمد ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

قومی فرض

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی معلومات دوسروں تک پہنچانے کے لئے اخبار الفضل کی اشاعت کو وسعت دیجئے! آپ خود بھی اخبار خرید کر پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کے خریدنے کی تحریک کیجئے! یہ آپ کا قومی فرض ہے۔

(قائمقام مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ متوجہ ہوں

سیلاب سے ضلع سیالکوٹ میں نارووال شکرگڑھ۔ بدوملہی اور ملحقہ دیہاتوں کو سخت نقصان پہنچا ہے جو مجالس بفضل خدا سیلاب سے محفوظ رہی ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ کپڑے اور دیگر اشیاء اپنی اپنی مجلس کے ذریعے جماعتوں سے اکٹھے کرکے فوراً سیالکوٹ پہنچانے کا انتظام کریں تاکہ سیلاب زدہ علاقہ میں اشیاء تقسیم کی جاسکیں۔ سردی کا موسم بھی شروع ہوچکا ہے۔ قائدین کو چاہیئے فوری اس کام کو شروع کردیں۔ نیز اس حقیقت کو دوستوں پر اچھی طرح سے واضح کرکے پوری سرگرمی سے اس کام کو سرانجام دیں۔

محمد احمد قمر قائد خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ کریں!

اپنے علاقہ کے صناعوں کو ربوہ میں آباد ہونے کی تحریک کرکے جلد رپورٹ کریں

قبل ازیں بذریعہ الفضل جملہ قائدین کو ہدایت کی جاچکی ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے صناعوں کی ایک مکمل فہرست معہ مکمل کوائف تیار کرکے دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں بھجوادیں اور انہیں تحریک کریں کہ وہ اپنی گھریلو صنعتیں ربوہ میں شروع کریں۔ اب دوبارہ اس بارہ میں تاکید کی جاتی ہے کہ فہرستیں جلدتر بھجوائیں اور کاریگروں کو باربار تحریک کریں کہ وہ ربوہ میں آکر نظارت امورعامہ سے اجازت حاصل کرکے اپنا کام شروع کریں۔ اس مقصد کے لئے مرکزی طور پر انہیں انشاءاللہ تعالےٰ ممکن سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ یہ کام نہایت اہم اور ضروری ہے اس طرف فوری توجہ کی جائے (نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں!

جیسا کہ الفضل میں اعلان شائع ہوچکا ہے سالانہ اجتماع چند دنوں کے لئے ملتوی کیا گیا ہے۔ معین تاریخوں کا جلد اعلان کردیا جائے گا۔

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اجتماع نہیں ہوگا۔ اور آپ اجتماع کے چندہ کی ترسیل میں سستی کریں بلکہ اس کے جملہ انتظامات جاری ہیں جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے لہذا جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اس طرف توجہ فرمائیں اور چندہ سالانہ اجتماع سو فیصدی جلد تر پورا کردیں۔ تاکہ مرکز کو انتظامات میں دقت نہ ہو۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ ربوہ)

حکومت غداروں اور تخریب پسندوں کو ہرگز برداشت نہیں کرے گی

ہمیں ذاتی اختلافات اور سیاسی دھڑے بندیوں سے بے نیاز ہو کر کام کرنا چاہیئے

گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا کی نشری تقریر

گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے ۲۶ ؍ اکتوبر کو ریڈیو پاکستان لاہور اسٹیشن سے تقریر نشر کی اس کا مکمل متن درج ذیل ہے :-

میں نے مغربی پاکستان کے علاقہ پنجاب میں تباہ کن سیلاب کی پہلی مرتبہ خبر سنی تو میرے دل میں لاہور پہنچنے کی زبردست خواہش بیدار ہوئی تاکہ میں سیلاب زدہ افراد کے مصائب و آلام میں شریک ہو سکوں۔ لیکن میں کراچی میں مصروفیت کے باعث یہ آرزو پوری کرنے سے قاصر رہا اب میں قریباً ایک ہفتہ سے آپ کے ساتھ ہوں اس اثنا میں میں نے خود موقع پر پہنچ کر یا بذریعہ طیارہ سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ متاثرہ علاقہ کے معائنہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہمیں انتہائی نازک صورت حال کا سامنا ہے۔ لیکن لوگ بڑے عزم و حوصلہ کا ثبوت دے رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ بفضل خدا جملہ دشواریوں کی تسخیر میں کامیاب ہو جائیں گے ضرورت صرف فوری بنیاد پر کام کرنے کی ہے۔ ہمارا پہلا کام یہ ہونا چاہیئے کہ سیلاب سے جن لوگوں کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی بحالی و آبادکاری میں ان کا ہاتھ بٹایا جائے۔ تاکہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں۔"

میجر جنرل سکندر مرزا نے خواتین سے امداد کی اپیل کرتے ہوئے کہا "یوں تو خواتین پہلے ہی گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ تاہم انہیں وسیع تر پیمانہ پر کام کرنا چاہیئے اور اپنی مساعی تیز تر کر دینی چاہئیں۔"

میجر جنرل سکندر مرزا نے کہا "علاوہ سیلاب سے انفرادی نقصان سے قطع نظر نہروں۔ نظام آبپاشی۔ ریلوں اور سڑکوں کو شدید نقصان پہنچا ہے اور اسباب کے لئے انتہائی سعی و جہد کی ضرورت ہے کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں فصل ربیع کی تخم ریزی وقت پر ہو سکے۔ اس کے علاوہ ایک وسیع علاقہ میں مویشیوں کو بھی زبردست نقصان پہنچا ہے۔ اور اس بات کا خدشہ ہے کہ دیہی معیشت پر ناخوشگوار اثر پڑے گا۔ سیلاب کے نقصانات کے مفصل شمار و اعداد زیر ترتیب ہیں اور مغربی پاکستان کے مختلف محکمے اس صبر آزما کام میں مصروف عمل ہیں صوبہ کی سیلاب کی امدادی تنظیم جس مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ میں اس پر پوری طرح مطمئن ہوں۔"

تعمیر و مرمت

گورنر جنرل نے کہا "سیلاب کی بلا برق رفتاری سے نازل ہوئی تھی۔ ہماری فوج کے جوانوں۔ پولیس اور سول کے عملہ نے اس بلا کا جس جرأت مندی اور پامردی سے مقابلہ کیا اور جس انداز سے لوگوں کے پورے تعاون سے اپنے تمام تر وسائل مجتمع کر کے سرگرم کار ہوئے وہ بھی حیران کن ہیں۔ سیلاب کی امدادی تنظیم نے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ سیلاب سے جن نہروں سڑکوں اور ریلوں وغیرہ کو نقصان پہنچا ہے ان کی بڑی تیزی سے مرمت کی جا رہی ہے۔ لاہور اور سیالکوٹ کے اضلاع میں فوجی جوان گرانقدر خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف گھرے ہوئے لوگوں کی جانیں بچائی ہیں بلکہ شکستہ مواصلات کی مرمت اور متاثرہ لوگوں کو امداد بہم پہنچانے میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔

آپ نے کہا فوج اور محکمہ آبپاشی کے عملہ کے ارکان تندہی سے بڑی بڑی نہروں کی مرمت کر رہے ہیں انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ وہ بڑی بڑی نہروں کی مرمت کا کام ۳۰ ؍ اکتوبر تک مکمل کر لیں گے۔ مجھے اس صورت میں بھی بڑی خوشی ہوگی اگر یہ کام ۱۵ ؍ نومبر تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے

گورنر جنرل نے فوج کی خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے مزید بتایا کہ فوج کے ساتھ ساتھ ہماری فضائیہ نے بھی سیلاب کے آزمائشی ایام کے دوران گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان دنوں فضائیہ نے ۹۴ اڑانیں کیں۔ اور آٹھ لاکھ پونڈ کی ہوائی اشیائے خوردنی متاثرہ علاقہ میں گرائیں۔ اور ہزاروں لوگوں کو بھوکوں مرنے سے بچا لیا۔ اس کے علاوہ ایک لاکھ پاؤنڈ دوسرا امدادی سامان بھی متاثرہ علاقوں میں گرایا۔ فضائیہ نے ۸۰ کشتیاں ہوائی جہازوں کے ذریعہ ان مقامات پہ پہنچائیں جہاں ان کی ضرورت تھی"

آپ نے عوام کے بے پناہ جذبہ امداد و تعاون کا بھی اعتراف کیا۔ اور کہا بعض ایسے علاقوں میں جہاں سیلاب سے بے حد نقصان پہنچا ہے وہاں لوگ نہروں وغیرہ کی مرمت کر رہے ہیں اور بعض دیہات میں تو لوگوں نے اس سلسلہ میں سرکاری امداد قبول کرنے سے بھی انکار کر دیا ہے۔ گورنر جنرل نے کہا "لوگ حکومت کے ارباب اختیار سے ہر قسم کا تعاون کر رہے ہیں اور کثیر تعداد میں رضاکاروں کی جماعتیں مختلف مقامات پہ بلا معاوضہ کام کر رہی ہیں میں ان فیدیوں سے بے حد متاثر ہوا ہوں جو بڑی گرمجوشی سے ایک شگاف پر کرنے میں مصروف تھے۔ یہ ایک نیا اور صحت مند تجربہ ہے اور ہمیں ان کی صلاحیتوں کا احساس کرتے ہوئے انہیں پوری طرح بروئے کار لانا چاہیئے۔"

یقین دہانی

گورنر جنرل نے کہا "مغربی پاکستان کے محکمہ صحت نے مجھے یقین دلایا ہے کہ سیلابوں کے بعد پھوٹنے والی وباؤں کا اس حد تک مقابلہ کیا جائے گا جس حد تک کہ انسان کے بس میں ہے"

آپ نے کہا "اب رہی مرکزی حکومت تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مرکزی حکومت ہر ممکن طریقہ سے ہر قسم کی امداد کرے گی۔ ہمارے دوست یعنی ترک پہلے ہی میدان عمل میں آ گئے ہیں اور ایک ترک طبی وفد گرانقدر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ عظیم امریکی قوم بھی امداد کو پہنچ رہی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس امداد کا مطلب کیا ہوگا۔ مجھے اس کا ذاتی طور پہ تجربہ ہے۔ مشرقی بنگال میں ۱۹۵۴ء کے سیلاب میں امریکی امداد بڑی تیزی سے اور بہت زیادہ مقدار میں موصول ہوئی تھی۔ یہ امداد بلاشبہ اب آپ کو بھی ملے گی۔ ریڈ کراس کی عالمی تنظیم بھی سندھ میں ٹھوس امداد دے رہی ہے اور یہ امداد آپ کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ برطانیہ اور دولت مشترکہ کے ممالک بھی امداد کر رہے ہیں۔"

آپ نے کہا "ہمارے سب دوستوں نے ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کی ہے اور حتی المقدور امداد دے رہے ہیں۔ لیکن ہمیں سب سے زیادہ بھروسہ اپنے آپ پر ہے۔ ہماری قوم اس مصیبت کا بڑی جرأت سے مقابلہ کر رہی ہے اور آزمائش میں پوری اتر رہی ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ ان جانکاہ مصائب سے گذر کر ہماری قوم ایک عظیم تر اور محکم تر قوم ثابت ہوگی۔"

گورنر جنرل نے کہا "جب میں اپنے وطنوں کی جوانمردی اور جاں نثاری کی روئیداد بیان کرتے ہیں تو میں دلی فخر محسوس ہوتا ہے۔ لاہور میں بجلی کا نظام دو روز تک معطل رہا اور مکمل تاریکی مسلط رہی۔ لیکن کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش نہیں آیا ہر شخص نے ایک دوسرے کی مدد کی۔ اور تو اور لوگوں نے دینی پرانی عداوتیں بھی مطلقاً فراموش کر دیں۔ ان حالات میں ہماری قوم کے افراد کی اصل سیرت سامنے آتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ معقول ہدایت کے تحت مجتمع ہو کر سرگرم عمل ہوں اور حالات کو جلد از جلد معمول پہ لانے کی کوشش کریں۔

مغربی پاکستان کی حکومت

گورنر جنرل نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے بتایا "اس حقیقت کے باوجود کہ ہماری صوبائی حکومت ابھی حال ہی میں معرض وجود میں آئی تھی۔ اس نے بڑے عزم و استقلال سے لوگوں کی امداد کی اور نیک نامی حاصل کی۔ گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی اور صوبائی وزراء نے اس مسئلہ پہ پوری توجہ دی اور یہ ثابت کر دیا کہ وہ اس سے بھی بڑے معاملہ کی اہلیت رکھتی ہے۔"

تخریبی عناصر

گورنر جنرل نے کہا "بعض تخریبی عناصر غیر ملکی عناصر سے گٹھ جوڑ کر رہے ہیں اور ملک کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ ایسے لوگوں سے خبردار رہیئے۔ ہماری حکومت صابر ہے لیکن اس کا صبر کا پیمانہ نہ چھلکایا جائے۔ پاکستان میں غداروں اور تخریب پسندوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ آپ کو ایسے لوگوں کا راز فاش کرنا چاہیئے اور ان کی وطن دشمن سرگرمیوں کو بے نقاب کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹانا چاہیئے جمہوریت کا یہ مطلب نہیں کہ غداروں اور تخریب پسندوں کو ملک کے جملہ مفادات کی جڑ پہ ضرب کاری لگانے کی کھلی چھٹی دے دی جائے"۔

میجر سکندر مرزا نے عامۃ الناس کو تلقین کی کہ وہ اس مقولہ کو اپنی زندگی کا شعار بنائیں کہ

"اول بھی اپنا ملک آخر بھی اپنا ملک"

گورنر جنرل نے ایک مرتبہ پھر سیلاب زدگان کے لئے امدادی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ "آپ نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے جو خدمات سرانجام دیں ان کے جواب میں میں آپ کو تعظیماً سلام کرتا ہوں"

آپ نے کہا "میں جہاں کہیں بھی گیا ہوں میں نے لوگوں کو فوجی سپاہیوں۔ پولیس اور سول ملازمین کی ستائش کرتے ہوئے سنا ہے۔ میری کوئی تحسین حکومت کا کوئی انعام اس ستائش کا بدل نہیں ہو سکتا جو عامۃ الناس نے کی ہے۔ میں ایک بار پھر آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ صبر و استقلال اور پامردی سے اپنا کام جاری رکھیں" آپ نے وعدہ کیا کہ مرکزی حکومت ہر ممکن امداد کرے گی" (نوائے وقت)

نئے دانت بنوانے
بغیر درد کے نکلوانے یا دانتوں کے دیگر امراض کے متعلق صحیح مشورہ حاصل کرنے کیلئے ہمارے تجربہ سے فائدہ اٹھائیں!
ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز چنیوٹ

بہترین نہری اراضی قابل فروخت

ضلع تھرپارکر سندھ میں بہترین نہری اراضی چار یا پانچ صد ایکڑ قابل فروخت ہے اراضی ریلوے اسٹیشن کے قریب ہے۔ پانی کی حالت بہت اچھی ہے کاشت سو فیصد ہی باآسانی ہوسکتی ہے۔ قیمت فی بلاک جو سولہ ۱۶ ایکڑ پر مشتمل ہوگا پانچ ہزار سے آٹھ ہزار تک حیثیت اراضی کے مطابق ہوگی۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ش۔ ق معرفت مینجر روزنامہ الفضل ربوہ

احمدیہ کیلنڈر

صیغہ نشر و اشاعت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے قادیان میں احمدیہ کیلنڈر شائع کیا جاتا تھا جس میں ہجری شمسی مہینوں کے نام اور ان کی مختصر وجہ تسمیہ درج ہوتی ہے۔ ایسے کسی ایک سال کے کیلنڈر کی فوری ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس وہ کیلنڈر ہو۔ عاریتاً نظارت دعوۃ و تبلیغ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں جو جلد ہی واپس کر دیا جائے گا۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

"ریاست" دو ۲ آنہ میں!

ہندوستان کے بہترین ہفتہ وار "ریاست" کی قیمت اب صرف دو ۲ آنہ کر دی گئی ہے۔ اور چندہ سالانہ چھ ۶ روپیہ
اس پتہ سے نمونہ مفت منگوایا جاسکتا ہے
مینجر "ریاست" دہلی

درخواست دعا۔ حمید اللہ صاحب صابر اور سمیع اللہ صاحب ریاض چند روز سے عارضہ بخار بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔
بی ویڈ پرواز محلہ دارالرحمت ربوہ

صداقت احمدیت کے متعلق
تمام جہان کو چیلنج

معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعامات
اردو و انگریزی میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ
سرمہ نور (رجسٹرڈ)

جس کی تعریف کی ضرورت نہیں رہی۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔
قیمت فی تولہ دو روپے

اکسیر اٹھرا
مکمل کورس ۱۶/- سولہ روپے
فی تولہ ڈیڑھ روپیہ
شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ)
ٹرنک بازار سیالکوٹ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی
کے مائہ ناز
عطر، سینٹ، ہیر آئل، ہیر ٹانک اور شربت شیراز ربوہ کے ہر دوکاندار سے مل سکتے ہیں

ہر قسم کی ربڑ و پیتل کی مہریں بنوانے
نئے پن خریدنے کے لئے
فاؤنٹین پن ورکشاپ
نیلا گنبد لاہور
کو یاد رکھیں

بارہ ۱۲ سالہ مخفی خزانہ ظاہر کر دیا

مردانہ کمزوری نئی ہو یا پرانی کسی سبب سے ہو ضعف دل کی دھڑکن۔ کمزوری مثانہ۔ بکثرت پیشاب تمام جسمانی کمزوری (حقانی ٹانک پلز) چھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔
"ڈاکٹر سینہ" نئے پرانے نزلے۔ زکام۔ کھانسی سینہ سے تعلق رکھنے والی ہر بیماری کا شرطیہ علاج پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ
مینجر احمدیہ فارمیسی پی او پادر آباد ضلع شیخوپورہ پنجاب

موتی سرمہ
خارش۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا۔ پربال۔ دھند۔ غبار۔ پلکیں گرنے کے لئے اکسیر ہے
قیمت فی شیشی ایک روپیہ (اعلیٰ)
نور کیمیکل فارمیسی ۳ دیال سنگھ مینشنز مال روڈ لاہور

"الفضل" کا خطبہ نمبر
خود بھی منگوائیں اور اپنے ملنے جلنے والوں کے نام بھی جاری کرائیں
قیمت صرف پانچ روپے سالانہ (مینجر روزنامہ الفضل)

نہری اراضی
ضلع ڈیرہ غازیخاں سے زرخیز اراضی کے مربعہ جات معمولی قیمت پر حاصل کریں!
تفصیل کے لئے اپنے پتہ کا لفافہ ضرور بھیجیں
پوسٹ بکس ۴۹۲ لاہور

براہ مہربانی
ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینجر الفضل)

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) قدیمی، اولین، شہرہ آفاق قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ، مکمل کورس ۱۱ تولہ ۱۳/۱۲ روپے **حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ**